© rasailojaraid.com

دل کی بات
مدیر

دینی مدارس کا تحفظ اور پیغامِ امن

تحفظِ مدارسِ دینیہ کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ملتان، کراچی اور کوئٹہ کے بعد پشاور کانفرنس نے اہلِ حق کے مثالی اتحاد اور عظیم الشان اجتماعیت کا منظر پیش کیا ہے۔ وفاق المدارس پاکستان کی قیادت، تمام دینی جماعتوں کے قائدین و کارکنان اور دینی مدارس کے علماء وطلباء اس کارنامے پر مبارک باد اور خراجِ تحسین کے حق دار ہیں۔

دینی مدارس کو قومی دھارے میں لانے، نصابِ تعلیم کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور مدارس کے علماء کا معاشی مسئلہ حل کرنے کا مروڑ حکمرانوں کے پیٹ میں رہ رہ کر اُٹھتا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ حکمران اپنے تعلیمی اداروں میں بہتری لاتے اور نصابِ تعلیم میں قرآن وحدیث کی تعلیم کو اہمیت دے کر اسے لازمی قرار دیتے لیکن یہاں تو ''الٹے بانس بریلی کو'' والا معاملہ ہے۔ دینی مدارس کے قیام کا مقصد صرف اور صرف دینی تعلیم ہے کہ مساجد آباد رہیں، اذانیں بلند ہوتی رہیں، قرآن وحدیث کی تعلیم ہوتی رہے اور مسلمانوں کو حلال وحرام معلوم ہوتا رہے۔ کیا حکمران اِن مقاصد سے متفق نہیں؟ اصل میں تو یہ عالمی طاغوت کا ایجنڈا ہے جس کی تکمیل کے لیے وہ ہمارے حکمرانوں کو استعمال کرنا چاہتا ہے۔ قومی سلامتی بل کی آڑ میں دینی مدارس کی آزادی وخودمختاری کو ختم کرنے کی خواہش کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ نصابِ تعلیم کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا مطالبہ قوم کو قرآن وسنت سے محروم کرنے کی سازش ہے۔ حکمران علماء کے معاشی مسائل حل کرنے کی بجائے قوم کے معاشی مسائل حل کریں۔ مدارس کے نصاب کو بدلنے کی بجائے قومی نصابِ تعلیم کو اسلام کی روشنی سے منوّر کریں۔ مدارس کے علماء نہیں بلکہ حکومتی تعلیمی اداروں کے فضلاء ڈگریاں اٹھائے لاکھوں کی تعداد میں بیروزگار پھر رہے ہیں حکومت کو اُن کا فکر کیوں نہیں؟ عالمی مالیاتی اداروں، خصوصاً آئی ایم ایف نے ہمارے وطن کو قرضوں میں جکڑ رکھا ہے۔ گزشتہ مہینے ڈالر کی قیمت بارہ روپے کم ہوگئی لیکن اشیاءِ صرف کی قیمتوں میں کمی کی بجائے اضافہ ہوا ہے۔ پٹرول، گیس اور بجلی عوام کی بنیادی ضرورتیں ہیں جو عوام کی قوتِ خرید سے باہر نکل گئی ہیں۔ ڈالر کی قیمت کم ہونے کا مژدہ سنانے والے ناجائز منافع خوروں، ذخیرہ اندوزوں، سود اور حرام خوروں نے چپ سادھ رکھی ہے۔ جو ڈالر کی قدر بڑھتے ہی اشیاءِ صرف کی قیمتوں میں اضافہ کر کے پھر عوام کو لوٹیں گے۔ یہ سب کچھ دینی مدارس کے علماء وطلباء کر رہے ہیں یا ریاست چلانے والے یونیورسٹیوں کے فضلاء؟ تھر کے عوام قحط سے مر رہے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے؟

دینی مدارس کے علماء وطلباء ملک بھر میں امن کا پیغام لے کر چل رہے ہیں۔ حکمرانوں کو معلوم ہے کہ امن کے پیغام بر کون ہیں اور دہشت گرد کون؟ دہشت گردی اور بدامنی کو دینی مدارس سے جوڑنے کا بدترین مذاق اب بند ہونا چاہیے۔ پہلے ہر واقعے کو طالبان سے منسوب کر دیا جاتا تھا، اب حکومت اُن سے مذاکرات کر رہی ہے۔ بعض امن دشمن قوتیں مذاکرات کی مخالفت اور آپریشن کی حمایت کر رہی ہیں۔ حکومت کے علم میں ہے کہ یہ ''طائفہ'' کن قوتوں کے اشاروں پر ناچ رہا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے درست فرمایا ہے کہ ''حکومت اور فوج مذاکرات کے حامی ہیں۔ آپریشن کے حامیوں کا ایک بریگیڈ بنا کر اس کا طالبان سے مقابلہ کرا دیا جائے تو آپریشن کا شوق پورا ہو جائے گا۔'' مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مولانا سید عطاء المہیمن بخاری کا کہنا ہے کہ ''حکومت دینی مدارس میں مداخلت اور انہیں بند کرنے کا شوق بھی پورا کر لے۔ دینی مدرسہ ماں کی گود سے شروع ہو کر قبر کی آغوش پر مکمل ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت مدارس کو ختم نہیں کر سکتی۔''

حکمرانوں سے ہماری گزارش ہے کہ وہ زمینی حقائق پر نگاہ رکھیں اور عوام کے حقیقی مسائل پر توجہ دیں، ان شاء اللہ ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

© rasailojaraid.com